REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۱۲ محرم سنہ ۱۳۸۰ھ

فی پرچہ ۱۲ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ ۷ وفا ۱۳۳۹ہش ۷ جولائی ۱۹۶۰ء نمبر ۱۵۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے حسب ذیل اطلاع مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے بذریعہ تار موصول ہوئی ہے

ایبٹ آباد ۵ رجولائی بوقت ۸ بجے شب

"سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی الحمد للہ"

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ تا ہمارا قادر و شافی خدا اپنے فضل سے حضور کو صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا شاندار نتیجہ

۱۲۹ طلباء میں سے ۱۰۲ کامیاب ہوئے ۲۲ طلباء نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی

نتیجہ کی اوسط ۷۹٫۱ فیصد رہی

ربوہ ۶ رجولائی ۔ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام اپریل سنہ ۱۹۶۰ء میں میٹریکولیشن کا جو امتحان ہؤا تھا۔ اس میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی بہت خوشکن رہا۔ اس دفعہ سکول کی طرف سے ۱۳۱ طلباء امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ ۲ کے نتیجہ کا بعد میں اعلان ہوگا باقی ۱۲۹ طلباء میں سے ۱۰۲ کامیاب ہوئے گویا نتیجہ کی اوسط ۷۹٫۱ فیصدی رہی۔ جبکہ بورڈ کے مجموعی نتیجہ کی اوسط ۵۶٫۸ فیصد ہے۔ ۲۲ طلباء نے فرسٹ ڈویژن اور ۴۵ نے سیکنڈ ڈویژن حاصل کی۔ باقی ۳۵ طلباء تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے۔ سردار سیف الرحمٰن قیصرانی ابن سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی ۷۸۸ نمبر حاصل کر کے سکول میں اول آئے۔ اور محمد افضل مبشر ۷۸۲ نمبر لیکر سکول میں دوم رہے۔ نتیجہ کی تفصیل صفحہ ۸ پر ملاحظہ فرمائیں ٭

امریکہ اور روس کے تعلقات بہتر نہ ہونے کی صورت میں جنگ ناگزیر ہے

روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر مکویان کا بیان

ماسکو ۶ رجولائی ۔ روس کے نائب وزیر اعظم مسٹر مکویان نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس کے تعلقات بہتر بنانا ہوں گے۔ ورنہ جنگ ناگزیر ہو جائے گی۔ روس کے دوسرے نائب وزیر اعظم مزدل کازلوف نے کہا مسٹر خروشیف یہ توقع ظاہر کر چکے ہیں کہ چھ یا آٹھ ماہ کے عرصہ میں امریکہ اور روس کے تعلقات بہتر ہو سکیں گے دونوں روسی نائب وزراء اعظم نے یہ اعلانات امریکی یوم آزادی پر ماسکو میں امریکی سفیر کی طرف سے دی گئی دعوت میں کئے ہیں۔ مسٹر مکویان نے بتایا روس کے پاس ٹینکر بھاری تعداد میں موجود ہیں۔ اور وہ نہ صرف کیوبا بلکہ ضرورت ہو تو امریکہ کو بھی تیل پہنچا سکتے ہے دعوت میں روس کی ایک مقتدر فوجی شخصیت نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی میں جنگ کا خیال نہیں کرنا چاہئیے۔ ایک روسی جرنیل نے کہا امریکی یو ۲ طیارہ کے واقعہ کے بعد مسٹر خروشیف نے تخفیف اسلحہ کی جو تجاویز پیش کی تھیں افسوس ہے کہ صدر آئزن ہاور نے انہیں قبول نہیں کیا۔ ان تجاویز کو منظور کر لینے کی صورت میں فریقین کا وقار برقرار رہ سکتا تھا۔

اکالیوں کی ایجی ٹیشن پھر تیز ہو رہی ہے

چندی گڑھ ۶ رجولائی ۔ پنجابی صوبے کی ایجی ٹیشن جو گزشتہ ایک ہفتے سے دھیمی پڑتی جا رہی تھی۔ اب پھر تیز ہوتی جا رہی ہے۔ اکالیوں نے اپنا مورچہ تیز کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے ایک سو سے زائد رضا کار دیہی علاقوں میں بھیجے ہیں۔ اکالیوں کے دعوے کے مطابق اب تک سارے صوبے میں گرفتار شدگان کی تعداد دس ہزار سے زائد ہے۔ سرکاری ذرائع نے یہ تعداد ۴ اور ۵ ہزار کے درمیان بتائی ہے ٭

پاکستان میں امریکہ کا وقار گر گیا ہے

(نیویارک ٹائمز)

نیویارک ۶ رجولائی ۔ اخبار نیویارک ٹائمز میں شائع ہونے والی کراچی کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دو ماہ قبل پشاور سے پرواز کرنے والے یو ۲ طیارہ کے واقعہ کے بعد پاکستان میں امریکہ کا وقار گر گیا ہے۔ چنانچہ پاکستانی حکام ۔ ایڈیٹر ۔ تاجر اور دوسرے لوگ امریکیوں سے مسلسل یہ سوال دریافت کرتے ہیں کہ امریکہ کو آزاد دنیا کی جو قیادت حاصل تھی۔ اس کا کیا حشر ہوا۔ امریکی افسر بھی اب اعتراف کرتے ہیں کہ پاکستانی حکام صدر آئزن ہاور پر اس اعتماد کا اظہار نہیں کرتے۔ جس کا مظاہرہ پچھلے سال پاکستان میں صدر کی آمد پر کیا گیا تھا

ہمّت سے آگے بڑھو

وقف جدید کے ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ:۔

"اب میں سمجھتا ہوں بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے اترے گی"

"پس ہمت سے آگے بڑھو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ۔ اور جو لوگ آنریری سکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپکو آنریری سکرٹری بنالیں اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں ۔۔۔ زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں تا ہمارا چندہ جلدی جلدی ۱۲ لاکھ تک پہنچ جائے"

(اقتباس خطبہ جمعہ الفضل ۱۴ جنوری سنہ ۱۹۶۰ء)

چندہ وقف جدید کے وعدہ جات اب تک توقع سے بہت کم آئے ہیں اور وصولی کی رفتار میں کمی تو تشویشناک ہے۔ امراء و صدر صاحبان کو خصوصاً اس کے فوری تدارک کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ روپیہ کی کمی کام میں رکاوٹ پیدا کر کے نقصان کا باعث نہ ہو (انچارج دفتر وقف جدید)

درخواست دعا

اہلیہ صاحبہ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی خان مرحوم تا حال بیمار ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں بزرگان سلسلہ و احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۷ر جولائی ۶۰ء

موجودہ حالات میں

اس وقت ہمارے جیسے پسماندہ اور ترقی یافتہ ملک کو جس چیز کی ضرورت ہے وہ ایک طویل پُر امن دور ہے۔ جس میں حکومتی کشمکش کا کم سے کم امکان ہو۔ ہمیں اس ضمن میں فرانس سے سبق لینا چاہیئے۔ فرانس ہی سب سے پہلا وہ ملک ہے۔ جہاں جمہوری خیالات ابھرے اور جس میں خود مختار بادشاہی کے خلاف عوام اٹھے اور اس انقلاب کا نتیجہ یہ ہوا کہ نہ صرف دور بلکہ فیوڈل سسٹم پر ایسی کاری ضرب لگی کہ اسکے بعد وہ کسی ملک میں پنپ نہیں سکا۔

فرانسیسی انقلاب اتنا ہلاکت خیز اور تباہ کن تھا کہ چند سالوں میں ملک کی اینٹ سے اینٹ بج گئی اور یہ اتنا وسیع ہو گیا کہ وہ لوگ جنہوں نے اس انقلاب کا آغاز کیا تھا۔ جب اس عوامی حکومت کی استواری کے لئے کوئی اقدام کرنا چاہتے تو ایک اور آزاد خیال پارٹی اٹھ کر پہلے لیڈروں کو قتل و غارت کا نشانہ بناتی اور خود بزور حکومت کی گدی پر براجمان ہو جاتی۔ بڑے بڑے پرانے کونٹ اور زمیندار تو انقلاب کی اس اندھیری میں تباہ ہوئے تھے اور عوام سے ان کا نام و نشان مٹا دیا تھا خود عوامی لیڈر جو بادشاہ اور بڑے بڑے کونٹوں کی جگہ پر برسر اقتدار آئے یکے بعد دیگرے دوسری عوامی موج کا شکار ہوتے چلے گئے۔ چند سال ملک میں وہ اودھم مچا کہ اس کی نظیر تاریخ میں بہت کم ملتی ہے خود اپنے اپنوں کے ہاتھوں سے گاجر مولی کی طرح کٹ گئے۔ ہزاروں عوامی لیڈر گلوٹین کی بھینٹ ہو گئے۔ ملک میں خون کی ندیاں اس طرح بہہ گئیں جس طرح آنحضرت صلعم کے ایک حکم سے مدینہ کی گلیوں میں شراب کی نالیاں بہہ گئی تھیں۔

دنیا میں بعض جابر اور سفاک لوگوں نے قتل عام کئے ہیں۔ ہلاکو خان کا بغداد میں قتل عام۔ نادر شاہ کا دہلی میں قتل عام۔ چنگیز خاں کے قتل عام اور اسی طرح یورپ کی تاریخ میں جابر و ظالم حکام کے قتل عام مشہور ہیں۔ مگر اپنوں کا جو قتل عام انقلاب فرانس میں اپنوں کے ہاتھ سے ہوا اور جتنا خون ناحق ان چند سالوں میں بہا۔ کوئی بڑے سے بڑا قتل عام بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ ایک [illegible] انقلاب تھا کہ ملک کے چھٹے ہوئے بدمعاش اور سفاک قسم کے ڈاکو یکدم آزاد ہو کر برسر اقتدار آ گئے تھے۔ جو شخص جس قدر قانون شکن تھا اسی قدر وہ اس انقلاب میں قوی تر ہو گیا تھا۔

آخر اس ملک کی نجات ایک زبردست شخصی قوت کے ہاتھ سے ہوئی اور وہ قوت نپولین کی تھی۔ جس نے ملک کے عوام کو ایک دوسرے گلہ کاٹنے کے شغل سے رہائی دلا کر دوسرے ملک کے لوگوں کو تہ تیغ کرنے کی مہم کا آغاز کیا اس طرح کچھ مدت کے لئے فرانس میں امن قائم ہو گیا اور نپولین کے بعد بھی کچھ عرصہ یہ امن قائم رہا حتی کہ ملک میں وہ حکومت قائم ہوئی جس کو جمہوری حکومت کہا جاتا ہے لیکن انقلاب کا شیطان اس ملک سے اپنا خراج پوری طرح وصول کر چکا تھا۔ دوسرے ممالک خاص کر برطانیہ نے فرانسیسی انقلاب سے سبق حاصل کر کے حکومت میں اس آزادانہ دستور کی بنیادیں استوار کیں۔ جو ایک طرف سے جمہوری بھی ہے۔ اور ایک پہلو سے رئیسی اور شاہی بھی ہے۔ اس طرح برطانیہ کا دستوری نظام ایک ایسا نظام بن گیا ہے کہ اس کی دنیا میں کوئی مثال نہیں برطانوی نظام کو نظاموں کا ہمالیہ کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں ہے۔ ہزاروں جھکڑ طوفان باد و باراں اور سیلاب اس سے ٹکرا کر مونہہ پھیر گئے ہیں۔ یہاں تک کہ برطانیہ نے جہاں در اصل کمیونزم کے عظیم ترین لیڈروں مارکس وغیرہ نے پرورش پائی ہے اور جس ملک کی صنعتی سرمایہ داری کو تباہ کرنے کے لئے اس نے ہزاروں جتن کئے کمیونزم سے نہ صرف اپنے آپ کو محفوظ رکھا بلکہ تمام آزاد دنیا کو اسکے پنجہ سے بچایا سچی بات یہ ہے کہ اگر برطانیہ آڑے نہ آتا تو کمیونزم اب تک تمام یورپ بلکہ تمام ایشیا کو کھا گیا ہوتا۔ اور امریکہ وغیرہ بھی ایک مدت سے اس کا شکار ہو چکے ہوتے۔

فرانس ایک بہت بڑی طاقت رہ چکا ہے۔ خاص کر نپولین نے ایک وقت میں اس کو ساری دنیا کی واحد طاقت بنا دیا تھا لیکن اتنی بڑی طاقت بھی جب برطانیہ سے ٹکرائی تو پاش پاش ہو کر رہ گئی۔ اور آخر فرانس میں وہ حکومت قائم ہو گئی جس کو پارلیمانی حکومت کا واضح ترین نمونہ کہا جائے تو بجا ہے۔ بڑے بڑے عقلمندوں اور سیاسی بقراطوں نے فرانس کے دستور بنانے میں اپنی ذہانتیں صرف کی ہیں۔ لیکن آج تک اس کا اونٹ صحیح کروٹ نہیں بیٹھ سکا۔ سیاست میں مادر پدر آزادی کی لعنت اس پر ہمیشہ مسلط رہی ہے۔ لیکن حقیقی پارلیمانی تصور کا خواب ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکا۔

فرانسیسی آزاد خیالی نے صرف حکومت کو ہی کبھی مستحکم نہیں ہونے دیا بلکہ معاشرہ کے ہر پہلو میں اس نے مکمل انتشار پھیلا رکھا ہے۔ آج بدمعاشی اور شراب نوشی اور بے حیائی میں کوئی ملک فرانس کا مدمقابل نہیں۔ بے حیائی اور بے غیرتی میں کوئی قوم اس سے لگا نہیں کھا سکتی۔ سیاست کا یہ عالم ہے کہ اگر برطانیہ اور امریکہ اس کی پشت پناہ پر نہ ہوتی تو آج فرانس کے ہر شہر کی حکومت قدیم یونان کی طرح الگ الگ ہوتی جو باہم گتھم گتھا رہتیں۔ فرانسیسی انتشار کی وجہ یہی ہے کہ یہاں سیاست پر کسی قسم کا حفاظتی قدغن نہیں ہے ہر شخص جو اپنے آپ کو لیڈر بنانا چاہتا ہے کوئی فرضی اصول لے کر اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنا لیتا ہے یہ پارلیمانی نظام کی طبعی کمزوری ہے جس کو کوئی فلسفہ کوئی دانش کوئی تدبیر قابو میں نہیں لا سکتی۔ بلکہ جس قدر آزاد خیالی بڑھتی جاتی ہے اور جس قدر انسانی عقل تیز ہوتی جاتی ہے اسی قدر یہاں سیاسی انتشار بڑھتا چلا جاتا ہے اگر فرانسیسی پارلیمانی نظام کی نشوونما بھی برطانوی نظام کی طرح ہوتی تو کئی قسم کے بندھن جو برطانیہ میں خالص آزاد خیالی کو حدود میں رکھنے کے کام آتے ہیں یہاں بھی کام آتے اور پارٹی بازی میں وہ افراتفری یہاں نہ پھیلتی جس سے تنگ آ کر آخر ملک کو ڈیگال کی شخصی حکومت منظور کرنی پڑی ہے۔

یہ ایک ایسے ترقی یافتہ ملک کا حال ہے جہاں تقریباً سو فیصد لوگ تعلیمیافتہ ہیں جو آج بھی یورپ کی بڑی بڑی طاقتوں میں شمار ہوتا ہے۔ مضبوط پوزیشن کے باوجود یہ ملک پارلیمانی حکومت کا ایک مضحکہ خیز نمونہ بن کر رہ گیا۔ فرانس نے ثابت کر دیا ہے کہ پارلیمانی حکومت کی بہشت اس وقت بھی کامیابی سے نہیں چل سکتی جب اس کا ہر فرد بقراط اور افلاطون ہی کیوں نہ بن جائے۔ اگر ایسی حکومت ممالک متحدہ امریکہ میں ہوتی تو وہ بھی فرانس کی طرح حکومت کا جہنم زار بن گیا ہوتا۔

پارلیمانی نظام بیشک ایک آئیڈیل نظام ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا آئیڈیل ہے کہ جو صرف یوٹوپیا ہی میں کامیاب ہو سکتا ہے اسلئے جو ملک بھی خواہ وہ کتنا ہی ترقی یافتہ ہی کیوں نہ ہو بغیر انسانی فطرت کے حدود کو پیش نظر رکھ کر اسکو اختیار کریگا وہ اس طرح ناکام ہوگا جس طرح ہمیشہ سے فرانس اور حال ہی میں ترکی ناکام ہوا ہے بے شک بادشاہی دور ہمیشہ کے لئے ختم ہو چکا ہے۔ لیکن خالص پارلیمانی دور بھی فی الحال ایک مستقبل کا خواب ہے۔

پاکستان کا دستوری نظام حکومت نے ایک کمشن کے سپرد کر رکھا ہے کمیشن کو تمام حالات پر غور کر کے ایک ایسا دستور بنانا ہے جو ہمارے ملک کے حالات کے مطابق ہو مگر جو لوگ بے سوچے سمجھے پارلیمانی طرز حکومت پر زور دے رہے ہیں در اصل یہ وہی لوگ ہیں جو اس پردہ میں اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لہذا ایک معاصر نے یہ صحیح کہا ہے کہ

"اگر مہم سے مقصد جلسے جلوس ہوں یا کسی طرح کی زیر زمین کاروائی تو موجودہ حالات میں وہ قطعی مذموم ہے۔"

ہمارا یقین ہے کہ وزیر خارجہ نے اس امر کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کا مطلب وہی ہے جو معاصر نے اوپر کے الفاظ میں بیان کیا ہے اور حکومت نے جس بات کو منع فرمایا ہے وہ یہی ہے کہ آئین کمیشن کو مشورہ . . . . . . دینے کے پردہ میں بعض سیاسی قسم کے لوگ اپنی سیاسی سرگرمیاں جاری کرنا چاہتے ہیں تو وہ جائز نہیں ہے۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بعض سیاسی لیڈروں نے اسی قسم کی سرگرمیاں شروع کر رکھی ہیں۔ تا کہ وہ لوگوں کو پراپیگنڈا کے ذریعہ اپنی سیاسی اغراض کے لئے اپنا ہم خیال بنائیں۔ ایسی سرگرمیاں یقیناً کمشن کے راستہ میں حائل ہونے والی ہیں اور کمیشن اس پارٹی بازی کے گرد و غبار میں عوام کی صحیح آرا معلوم کرنے کے ناقابل ہے۔ کمشن کو جو مشورہ دیا جائے۔ وہ ایسی مصنوعی رائے عامہ سے آزاد ہونا چاہیئے۔ تا کہ وہ پاکستان کے واسطے جو دستور بنائے وہ سیاسی پارٹی بازی کے رنگ سے رنگین نہ ہو

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خرید کر خود پڑھے۔ اور دوسروں کو پڑھنے کیلئے دے

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

جمعرات کی جھڑی

ایک دوست نے عرض کی کہ جمعرات کی جھڑی کے متعلق لوگوں کا جو خیال ہے وہ صحیح ہے یا غلط۔

حضور نے فرمایا:۔

یہ محاورہ مشہور ہے

"جمعرات دی جھڑی نہ کوٹھا نہ کڑی"

آپ لوگوں کے آباؤ اجداد ہی یہ کہتے آئے ہیں اور گو یہ بات معقول تو نہیں۔ اور سائنس سے بھی اس کا

کوئی ثبوت نہیں ملتا

لیکن اگر جمعرات کی جھڑی لمبی ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں دیکھو یہ بات ٹھیک ہے اور اگر جھڑی لمبی نہ ہو تو کوئی اس کا خیال بھی نہیں کرتا۔ سال میں ۳۰۔۴۰ جھڑیاں ہو جاتی ہیں۔ جن میں سے پانچ چھ اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ جھڑیاں جمعرات کے دن لگ جاتی ہیں۔ ان میں سے دو یا تین جھڑیاں ایسی بھی آ جاتی ہیں۔ جن میں جھڑی لگاتار لگی رہتی ہے۔ اس پر عورتیں گھروں میں کہنا شروع کر دیتی ہیں کہ یہ خیال صحیح ہے بچے بھی اس بات کو سال میں دو تین دفعہ سن لیتے ہیں۔ اور یہ خیال ان کے

دلوں میں راسخ

ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس خیال کی تردید کرنے والا کوئی نہیں ہوتا اور نہ کوئی معقول آدمی اپنا وقت اس پر ضائع کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ خیال لوگوں میں قائم ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں

حضور نے فرمایا:۔

ایک دوست تھے وہ کہنے لگے میں نے حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں دیکھی ہیں۔ مجھے تو ان میں کوئی خاص چیز نظر نہیں آئی۔ وہ کہنے لگے میں ایک دن کالج کے لڑکوں کو لے کر بیٹھ گیا۔ اور ان کے سامنے سو دفعہ Toss (ٹاس) کیا۔ کبھی کہتا چین آئے گا۔ اور کبھی کہتا کہ ہیڈ آئے گا۔ تو پچاس دفعہ میری بات صحیح نکلی اور پچاس دفعہ غلط۔ اسی طرح حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئیاں ہیں۔

میں نے کہا تم نے جو ٹاس Toss کیا ہے۔ اس میں صرف دو چیزیں تھیں۔ چین یا ہیڈ chain or Head اس طرح تو تم یہ بھی کہہ سکتے ہو۔ کہ لڑکا ہو گا یا لڑکی۔ اور ہو سکتا ہے کہ بعض دفعہ تمہاری پچیس فیصدی باتیں ٹھیک نکل آئیں۔ اور بعض دفعہ پچاس فیصدی۔ بعض ملکوں میں لڑکے لڑکیوں کی نسبت سے زیادہ ہوتے ہیں۔ اور بعض ملکوں میں لڑکیاں لڑکوں کی نسبت سے زیادہ ہوتی ہیں۔ جہاں لڑکے زیادہ ہوتے ہیں۔ اگر وہاں تم کسی کو کہو کہ تمہارے ہاں لڑکا ہو گا۔ تو ہو سکتا ہے کہ پچاس فیصدی سے بھی زیادہ مرتبہ تمہاری بات صحیح نکل آئے۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اپنی کسی پیشگوئی میں صرف یہ فرماتے کہ فلاں کے ہاں لڑکا ہو گا تو تمہارا اعتراض معقول تھا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا کہ آپؓ کے ہاں لڑکا ہو گا۔ تو ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس لڑکے کی موٹی موٹی آنکھیں ہوں گی۔ اور اس کے جسم پر اس اس قسم کی پھنسیاں ہوں گی۔ اگر تمہارا اعتراض درست ہے۔ تو تم کوئی ایسی پیشگوئی بتاؤ۔ جس میں کسی نے یہ کہا ہو کہ فلاں کے ہاں لڑکا ہو گا اور اس کی یہ یہ علامات ہوں گی۔ اور پھر وہ بات پچاس فیصدی پوری ہو گئی ہو۔ یا سو میں سے ایک ہی دفعہ پوری ہو گئی ہو۔ یا ہزار میں سے ایک ہی دفعہ پوری ہو گئی ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ اندازے سے بتائی ہوئی اس قسم کی ہزاروں یا لاکھوں خبروں میں سے کوئی ایک آدھ ٹھیک نکل آئے مگر ساری کی ساری یا پچاس فیصدی خبریں یقیناً درست نہیں ہو سکتیں:

فرمودہ یکم اپریل ۱۹۴۵ء بعد نماز مغرب

عورت کو امیر مقرر نہیں کیا جا سکتا

فرمایا ایک دوست نے لکھا ہے کہ جب آپ باہر جایا کریں تو مقامی امیر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو مقرر کیا کریں۔ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو امیر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں وہ قوم ہلاک ہو گئی۔ جس نے عورت کو اپنا امیر بنایا۔ شریعت نے عورت کو

پردے کا حکم

دیا ہے۔ اور اس کا کام یہ مقرر کیا ہے۔ کہ گھر کے اندر عورتوں اور بچوں کی تربیت کرے۔ میں جب بھی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے جنگ میں شامل ہونے کے واقعہ کو پڑھتا ہوں۔ تو میرا دل کانپ جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی بدباطن آپؓ کی بے حرمتی کر بیٹھتا۔ تو کتنی بڑی بات ہوتی۔ جیسا کہ منافقوں نے کوشش بھی کی۔ اور ایک شخص نے آگے بڑھ کر حضرت عائشہؓ کے ہودج کی رسی کاٹ دی۔ اور ہودج گر گیا۔ اور بیسیوں صحابہؓ محض حضرت عائشہؓ کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے یہ محض چند منافقوں کی شرارت تھی ورنہ جہاں تک سیاسی جنگ کا سوال تھا۔ وہ ختم ہو چکی تھی۔ اس وقت جنگ جاری رہنے کی

وجہ صرف یہ تھی

کہ حضرت عائشہؓ ہودج پر سوار تھیں۔ اور منافق چاہتے تھے کہ ہودج گرا دیں۔ اس وجہ سے باوجود صلح ہو جانے کے صحابہؓ آپؓ کے گرد جمع ہو کر لڑ رہے تھے ایک شخص مالک نے خصوصیت سے آپؓ پر حملہ کیا۔ عروۃ بن زبیر جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سالی کے لڑکے تھے۔ وہ اس سے لپٹ گئے۔ اور اسے نیچے گرا لیا۔ جب نیچے گرے۔ تو وہ کسی طرح ان کے اوپر آ گیا۔ اس کے اوپر آ جانے کی وجہ سے صحابہؓ اس کو مار نہیں سکتے تھے۔ کہ ایسا نہ ہو نیچے ہونے کی وجہ سے عروۃؓ کو بھی ساتھ ہی زخم لگ جائے جب عروۃؓ نے دیکھا کہ صحابہؓ میری وجہ سے اس کو مارنے میں تامل کر رہے ہیں۔ تو انہوں نے کہا اقتلونی و مالکا

اقتلوا مالکا معی

کہ تم اس بات کی پروا نہ کرو کہ مالک کو مارنے سے میں بھی ساتھ ہی مارا جاؤں گا۔ ہم دونوں کو مار ڈالو۔ اس سے ان کے اخلاص اور جوش کا پتہ لگتا ہے۔ کہ وہ اپنے ساتھیوں پر حیران ہوتے تھے کہ تم میری خاطر مالک کو کیوں چھوڑتے ہو۔ مجھے اور مالک دونوں کو قتل کر ڈالو۔ پس ایسی صورتوں کی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے عورت کو امیر مقرر کرنے سے منع فرمایا ہے۔

امامت کا درجہ

ایک دوست نے عرض کیا کہ جس وقت خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو انی جاعلک للناس اماماً فرمایا تھا تو کیا آپ اس وقت نبی تھے۔ اگر نبی تھے تو شیعہ اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ امامت کا درجہ نبوت سے بڑا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

جس وقت قرآن مجید نازل ہوا۔ اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبی تھے یا نہیں تھے۔ اگر نبی تھے تو آپؐ کے متعلق قرآن کریم میں یہ کیوں آتا ہے کہ انا اول المسلمین (انعام آیت ۱۶۴) کیا مسلم کا درجہ نبی سے بڑا ہوتا ہے؟

کوئی نیکی ضائع نہیں ہوتی

ایک دوست نے عرض کیا کہ کیا غیر احمدی والدین کو حج کرانا جائز ہے

حضور نے فرمایا:۔

جب غیر احمدی والدین کو روٹی دے سکتے ہیں تو حج کیوں نہیں کرا سکتا

عرض کیا گیا کہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہیں مانتے کیا ان کی نمازیں اور دوسری نیکیاں ضائع جائیں گی۔

حضور نے فرمایا۔

ضائع کیوں جائیں گی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ من یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔ کہ جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی ہو گی۔ وہ اس کے نتیجہ کو دیکھ لے گا۔ پھر وہ لوگ جو احمدیت میں داخل نہیں۔ ان کی نیکیاں کس طرح ضائع ہو سکتی ہیں

مختلف سوالات اور ان کے جواب

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں میں امت محمدیہ کا آخری خلیفہ ہوں۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اب کوئی شخص مقام خلافت کو حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تابع نہ ہو۔ ایک دوست نے سوال کیا کہ حضرت سلمان فارسی حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے تھے یا حضرت اسمٰعیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل سے حضور نے فرمایا میں اس کام کا ماہر نہیں ہوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ میں اپنی سات پشت تک کے لوگوں کے نام جانتا ہوں اس سے اوپر کا مجھے کوئی پتہ نہیں۔ لیکن آپ مجھ سے سات سو پشت تک کے حالات پوچھنا چاہتے ہیں ایک دوست نے عرض کیا کہ بعض غیر احمدی احباب کہتے ہیں کہ جب نماز۔ روزہ اور دوسرے اسلامی ارکان وہی ہیں۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟

حضور نے فرمایا پہلے ان سے یہ پوچھنا چاہیئے کہ بتاؤ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعویٰ میں سچے ہیں یا نہیں۔ اگر آپ سچے ہیں تو پھر یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ آپ سچے تو ہیں لیکن آپ کو ماننا ضروری نہیں۔

ایک دوست نے سوال کیا کہ شادی کے موقعہ پر لڑکی والا۔ لڑکے والوں سے اپنی امداد کے لئے کچھ روپیہ لے لے۔ تو یہ جائز ہے یا نہیں؟ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ میں تو اسے بے شرمی سمجھتا ہوں

ایک دوست نے عرض کیا کہ بٹہ سٹہ جائز ہے یا نہیں۔

حضور نے فرمایا ناجائز ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ بٹہ سٹہ کے معنے یہ ہیں کہ لڑکی دے اور لڑکی لے اور دونوں کے مہر متبادل ہوں اور یہ کہا جائے کہ ہم اپنی لڑکی اس شرط پر دیں گے کہ تم اپنی لڑکی دو ورنہ یہ ناجائز ہے۔ ورنہ صرف ایک کی لڑکی کا دوسری جگہ جانا اور دوسرے کی لڑکی کا پہلی جگہ آنا اور مہر متبادل نہ ہونا یہ ناجائز نہیں۔ یہ تو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی کیا ہے۔ ہماری ہمشیرہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نواب محمد علیخاں صاحب مرحوم سے بیاہی گئیں۔ اور نواب صاحب کی لڑکی کی شادی میاں شریف احمد صاحب سے ہوئی یہ جائز ہے۔ بٹہ سٹہ جو ناجائز ہے۔ وہ یہ ہے کہ دونوں کے مہر متبادل ہوں اور یہ شرط کر لی جائے کہ ہم تمکو اس شرط پر لڑکی دیں گے کہ تم بھی اپنی لڑکی ہمیں دو۔

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

دار السلام کے میئر اور مبلغ احمدیت مکرم امری عبیدی صاحب کا مکتوب

بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام آج دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکی ہے اور ہر مقام پر خدا تعالیٰ کے الہامات کے ماتحت اس کی جڑیں مضبوط سے مضبوط تر ہوتی جا رہی ہیں۔ اور وہ وقت دور نہیں جب یہی درخت ساری دنیا کو اپنے ٹھنڈے سایہ کے تلے لے کر انہیں لذیذ پھلوں سے متمتع کرے گا۔ یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے جو پورا ہو کر رہے گا۔ ذیل میں مکرم امری عبیدی صاحب جو مشرقی افریقہ میں دار السلام کے مبلغ انچارج ہیں اور جو خدا تعالیٰ کے فضل سے وہاں کی عیسائی۔ ہندو اور مسلمان آبادی کی اکثریت والے اس شہر کے میئر منتخب ہوئے ہیں کے خط کے مختصر اقتباس پیش کئے جاتے ہیں۔

امری عبیدی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۵/۲/۶۰ کو میں دار السلام کا میئر منتخب ہوا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس انتخاب کی ہر طرف سے داد دی گئی۔ مسٹر نریری جیسے قومی لیڈر نے قریباً تیس ہزار کے ایک عظیم اجتماع میں میرے انتخاب کو سراہا اور ٹانگانیکا افریقن نیشنل یونین کے اراکین نے مجھے دلی مبارکباد پیش کی اور نہایت گرمجوشی سے میرا استقبال کیا۔

میرے میئر بننے کی وجہ سے مشن کو علاوہ دوسرے فوائد کے یہ فائدہ بھی حاصل ہوا ہے کہ جو لوگ میری ملاقات کے لئے میرے پاس آتے ہیں۔ ان سے عموماً مشن کے دفتر میں ہی ملاقات کی جاتی ہے اور اس طرح تبلیغ کا ایک نیا دروازہ کھل گیا ہے۔ لوگ احمدیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ آگاہ ہونے کی کوشش کرنے لگے ہیں۔ لوگوں نے اپنے بچوں کو اسلامی اور دینی تعلیم کی خاطر ہمارے سکول میں بھجوانا شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ اس وقت تک آٹھ بچے داخل ہو چکے ہیں اور مزید درخواستیں وصول ہو رہی ہیں۔ مقامی اخبارات مجھ سے مذہبی امور کے متعلق پوچھتے ہیں اور مضامین لکھنے کے لئے کہتے ہیں۔ چنانچہ روزوں کے متعلق میرے دو مضامین اخبار میں شائع ہو چکے ہیں

میرے میئر منتخب ہونے کی وجہ سے امریکہ۔ یونائیٹڈ کنگڈم اسرائیل اور بعض دوسرے ممالک کے ممتاز نمائندگان بھی میری ملاقات کے لئے آتے رہے ہیں انہیں عموماً مشن کے دفتر میں اور کبھی کبھی میئر کے ملاقات کے کمرے میں ملتا ہوں اور اس ذریعہ سے ان تک تبلیغ اسلام پہنچانے کا نادر موقعہ ہاتھ آتا ہے۔

گو بعض لوگ اعتراضات بھی کرتے ہیں چنانچہ مس مرجوالی بر ہام جو یونائیٹڈ کنگڈم میں ایک یونیورسٹی کی پروفیسر ہیں مجھے یہ کہا کہ یہ نامناسب ہے کہ ایک دینی ادارہ اور گروہ کا امیر میئر ہو کیونکہ اس میں تعصب کی جھلک ہو گی۔ لیکن میرے اس جواب پر وہ خاموش ہو گئی کہ اگر یہ یوں ہی ہوتا تو کونسلرز کی اکثریت میرے حق میں ووٹ نہ دیتی۔ حالانکہ ان میں مسلمان ہندو اور عیسائی سب موجود تھے۔

میں نے اس سے مذہب کے متعلق بھی بات چیت کی اور بتایا کہ عیسائیت افریقہ میں ناکام ہو رہی ہے۔ میں نے اس سے یہ بھی کہا کہ برطانیہ کی نوآبادیاتی پالیسی مناسب نہیں ہے کیونکہ اس ذریعہ سے وہ لوگوں کی مختلف جماعتوں میں انتشار اور افتراق پیدا کر رہے ہیں۔ مس مرجوالی نے مجھ سے دریافت کیا کہ آیا میں نے قاہرہ میں تعلیم حاصل کی ہے (بعد میں ایک امریکی اخبار نویس نے بھی مجھ سے ایسا ہی سوال کیا) میں محسوس کرتا ہوں کہ یہ سوال انہوں نے بعض سیاسی مصلحتوں کی بناء پر مجھ سے کیا تھا۔ لیکن میں نے انہیں بتایا کہ میں نے پہلے تو مقامی طور پر تعلیم حاصل کی تھی اور بعد میں احمدیت کے مرکز پاکستان گیا۔ میں نے وہاں احمدیہ ادارہ جات سے تعلیم حاصل کی

میرے میئر منتخب ہونے سے احمدیت کے مخالفوں کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے عبدالکریم جی جیسے انسان بھی دوستی پر آمادہ نظر آ رہے ہیں جو اپنے میئر ہونے کے زمانہ میں جماعت احمدیہ کو دار السلام میں مسجد بنانے کی اجازت نہ دیئے جانے کی انتہائی کوشش میں مصروف رہے

۲۲/۱/۶۰ کو میں ٹیونس میں آل افریقن پیپلز کانفرنس میں شامل ہونے کے لئے دار السلام سے ٹیونس گیا۔ اس میٹنگ میں تمام افریقہ کے نمائندگان شامل تھے۔ میں نے ٹیونس میں مشن قائم کرنے کی بھی کوشش کی اور اس سلسلہ میں صدر حبیب بورقیبہ کو ملنے کی کوشش کی۔ لیکن سیاسی مصروفیات کی وجہ سے مجھے افسوس ہے یہ موقع میسر نہ آیا۔ البتہ مجھے یہ خوشی ہے کہ مجھے وہاں بھی تبلیغ کا موقعہ میسر آیا۔ وہاں مجالس میں عموماً عام شربتوں کے علاوہ شراب کے جام بھی گردش میں تھے۔ اس پر میں نے ٹیونس کے بعض آدمیوں کو قرآن کریم کی ان آیات کی طرف توجہ منعطف کرائی۔ جن میں شراب کی ممانعت کا ذکر ہے تو وہ بہت شرمندہ ہوئے اور حسن اتفاق سے اس کے بعد جس بھی کانفرنس میں میں نے شمولیت کی۔ اس میں شراب نہ رکھی گئی۔

اس کے علاوہ بھی کئی مواقع ایسے میسر آئے کہ میں اپنے فریضہ تبلیغ کو صحیح طور پر سرانجام دیتے اور ایسے مواقع حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ چنانچہ برٹش براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کے ایک نمائندہ نے مجھ سے ایک ٹیلی ویژن انٹرویو میں دریافت کیا۔ کہ کیا ایک مبلغ ہونے کے لحاظ سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ ٹانگانیکا میں برطانوی حکومت کے بعد اسلام زیادہ ترقی کرے گا میں نے کہا۔ برطانوی راج میں جبکہ نوآبادیاتی حکومتیں کھلے بندوں عیسائیت کی مدد کر رہی ہیں۔ اسلام میں ایک کے مقابل پر دس آدمی شامل ہو رہے ہیں۔ تو جب یہ حکومتیں اور ان کی واضح مدد ختم ہو جائے گی تو یقیناً اسلام انتہائی تیزی سے ترقی کرے گا۔

ٹیونس جاتے ہوئے راستے میں میں نے تین سیاسی لیڈروں کو سواحیلی ترجمہ قرآن کے نسخہ جات پیش کئے ان میں دو ٹانگانیکا کے تھے اور ایک انجبار کا۔ مجھے راستہ میں دیکھ کر بہت تعجب اور افسوس ہوا کہ ٹانگانیکا اور انجبار کے مسلمان دوست ایسا گوشت استعمال کر رہے ہیں جو صحیح طور پر ذبح نہیں کیا گیا۔ یہ وہی گوشت تھا جو یورپین ممالک میں اور ہوائی جہاز میں مہیا کیا جاتا تھا۔ جب میں نے ان کو اس امر کے متعلق بتایا تو انہوں نے اس کی کچھ بھی پرواہ نہ کی۔ میں نے اس تمام عرصہ میں سبزیوں پر ہی اکتفا کی۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ شادی کے موقعہ پر ... جیسے پھینکنا جائز ہے یا نہیں؟ حضور نے فرمایا ... کوئی صدقہ و خیرات سمجھ کر پھینکتا ہے تو پھینکے لیکن اگر محض رسم کے طور پر یا ریاکاری کے طور پر پھینکتا ہے تو ناجائز ...

احمدیہ مشن لائبیریا کی طرف سے

مشہور مسیحی مناد ڈاکٹر بلی گراہم کے نام کھلی چٹھی

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج لائبیریا مشن بتوسط وکالت تبشیر)

(۲)

سمندر پہ دس قدم

کیا آپ جو حضرت مسیحؑ کے نہ صرف سچے پیرو اور خادم بلکہ مسیحیت کے مناد اور نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ کسی مرشے کر زندہ کر سکتے ہیں۔ ؟ ۔ مسیح کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ سمندر کی سطح پر چل سکتے تھے اور انہوں نے ایسا کر کے بھی دکھایا تھا یہ جو آپ کو مزدو یا شہر کے سامنے بحر اوقیانوس نظر آ رہا ہے ۔ آپ اس کے اوپر زیادہ نہیں تو پانچ دس قدم چل کر دکھا دیں جس کے بعد آپ کو کسی لیکچر اور پراپیگنڈہ کی ضرورت نہ رہے گی اور لوگ خود بخود ہی حلقہ بگوش عیسائیت ہو جائیں گے نیز کیا آپ مسیحؑ کی طرح اپنی برکت سے بیشماروں کو چنگا اور اندھوں کو سوجاکھا کر سکتے ہیں۔ اگر نہیں کر سکتے۔ اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر آپ کو حضرت مسیحؑ کے اوپر بیان کردہ معیار ایمان کے مطابق یہ تسلیم کر لینا چاہیئے کہ نہ صرف یہ کہ عمومی طور پر عیسائیت کا روحانی درخت اب کوئی پھل نہیں دیتا اور سوکھ چکا ہے ۔ بلکہ آپ کا اپنا ذاتی ایمان بھی بالکل غیر مکمل اور ناقص ہے ۔ پس جب آپ کا اپنا ایمان ناقص ہے تو آپ دوسروں کو سچے ایمان کی طرف بلانے کی اہلیت کیسے رکھ سکتے ہیں ؟

ناقص ٹیلی ویژن سیٹ

آپ نے اپنی کتاب Peace with God جسے آپ نے لائبیریا میں کثرت سے تقسیم کیا ہے ۔ میں حضرت آدم علیہ السلام کے شیطان کے پنجہ میں پھنسنے اور نعوذ باللہ موروثی گناہ کے ارتکاب کے نتیجہ وغیرہ کو ایک ناقص اور بگڑے ہوئے ٹیلی ویژن سیٹ سے مشابہت دی ہے اور لکھا ہے کہ جب آپ کا ٹیلیویژن سیٹ باقاعدہ کام نہ کرے تو سمجھ لیں کہ خود اس میں کچھ نقص ہے نہ کہ گورنمنٹ کی عام ٹیلیویژن سروس اور پروگرام میں مطلب آپ کا یہ ہے کہ آدمؑ نے نعوذ باللہ اپنے سیٹ کو خود خراب کر لیا جس کا اثر اس کے بچوں اور تمام اولاد کے روحانی سیٹوں پر بھی پڑا اور یہ خدا کا نہیں بلکہ خود ہمارے باپ آدمؑ کا قصور تھا۔ گویہ مثال آدم اور اس کی اولاد اور موروثی گناہ وغیرہ کے نتائج پر تو صادق نہیں آتی لیکن آپ پر ضرور صادق آتی ہے ۔ کیونکہ اگر آپ کے ذاتی ایمان وعقائد اور اعمال سے مرکبہ آپ کے روحانی ٹیلیویژن سیٹ کی مشینری درست ہوتی اور سیٹ صحیح طور پر کام کر رہا ہوتا تو حضرت مسیحؑ کے اوپر مذکورہ معیار کے مطابق آپ ضرور وہ کام کر سکتے جو مسیحؑ نے کئے اور جنہیں اس نے ایمانداروں کا ایمان پرکھنے کا معیار قرار دیا ہے ۔

پس آپ کی اس ناکامی کی سوائے اس کے اور کوئی وجہ نہیں کہ آپ نے حضرت مسیحؑ کی سچی تعلیم کو چھوڑ کر اور راستہ اختیار کیا ہوا ہے جسے حقیقی مسیحیت سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ حضرت مسیحؑ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اپنی نبوت ورسالت کی تبلیغ کیا کرتے تھے اور انہوں نے عمر بھر کبھی بھی اپنا خدا یا خدا کا حقیقی بیٹا ہونا یا کفارہ موروثی گناہ اور تثلیث وغیرہ کے نظریات دنیا کے سامنے پیش نہیں کئے ۔

پس اگر آپ اس بارے میں انصاف خداترسی اور غور وفکر سے کام لیں تو آپ کو یقیناً محسوس ہو گا کہ آپ اور آپ کا خرچ اپنے آسمانی باپ یعنی خدا تعالیٰ سے خاص تعلق اور اس سے ہم کلامی اور قرب اور دیگر روحانی عجائبات اور برکات سے محض اس لئے محروم ہیں کہ آپ نے اس خدائے واحد کی واحد ویگانہ ہستی کو ایک واحد احد یگانہ ماننے کی بجائے تین بنایا ہوا ہے اور چونکہ آپ لوگوں کی فطرت صحیحہ تین خداؤں کو قبول نہیں کرتی اس لئے اپنی فطرتی آواز اور دلی احتجاج کو دبانے کے لئے آپ ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہتے ہیں کہ یہ تینوں بھی دراصل ایک ہی ہے ۔ حالانکہ محض اتنا کہنا اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ آپ نے خدائے واحد کے بندے حضرت مسیحؑ کی حقیقی تعلیم سے دور ہٹ کر واقعی نئے اور خلاف عقل ونقل نظریات اپنائے ہیں۔ پس آپ کے روحانی درخت کو مسیحؑ کے وعدہ کردہ روحانی پھل نہ لگنے کی بڑی وجہ یہی ہے ۔ جس کی اصلاح کی آپ کو سنجیدگی سے فکر کرنی چاہیئے ورنہ دنیا کے لوگوں کو آپ کا ابدی نجات اور ابدی زندگی کی امیدیں دلانا محض خوش فہمی سمجھی جائے گی ۔

دو ہزار سال پرانی کہانیاں

آپ کو علم ہے ۔ کہ ہمارا یہ موجودہ زمانہ تہذیب وتمدن اور ذہنی اور عقلی ارتقاء اور سائنسی ترقیات کا زمانہ ہے اس زمانہ کے لوگ محض جوشیلی دھوئیں دار اور دو ہزار سال پرانے قصے کہانیوں پر مشتمل تقاریر سے حقیقی سکون وتسلی نہیں پا سکتے ۔ آج دنیا کو تازہ آسمانی نشانات اور ایسے نئے روحانی معجزات وخوارق کی ضرورت ہے جو زندہ خدا کی زندگی اور اس کی خارق عادت طاقتوں اور صفات کا واضح ثبوت ہوں ۔ بلکہ انجیل سے تو یہ ثابت ہے کہ مسیحؑ کے سچے پیروؤں اور اس کے چرچ کو آپ جیسے نمائندوں سے اللہ تعالیٰ ویسا ہی معاملہ کرے گا ۔ جیسا کہ خود مسیحؑ سے کرتا تھا ۔ چنانچہ حضرت مسیحؑ متی باب ۲۱ میں اپنی پیروی کرنے والوں کو انہیں روحانی پھلوں کا وعدہ دیتے ہیں ۔

پس جب تک آپ مکمل ایمان کی علامات کے حامل ہونے کا ثبوت پیش نہیں کرتے ۔ عقلاً ونقلاً آپ کے دعاوی اور تبلیغ کو سچائی پر مبنی قرار نہیں دیا جا سکتا اور قرآن کریم میں بیان کردہ حقائق و پیشگوئیوں پر آپ کا اپنی تقاریر میں اعتراضات کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا ۔

حضرت امام جماعت احمدیہ کا مستقل چیلنج

بالآخر میں یہاں انجیل میں بیان کردہ انہیں معیاروں کے مطابق جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے آپ کے سامنے حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ واطال اللہ بقاءہ کا ایک اعلان عام بلکہ تمام مذاہب عالم کے لیڈروں اور رہنماؤں کے نام چیلنج پیش کرتا ہوں جو آپ نے آج سے چند سال قبل دیا اور دنیا بھر میں اس کی اشاعت کی گئی ۔ آپ دیباچہ تفسیر قرآن کریم کے آخر پر فرماتے ہیں ۔

" میں اس علمی تحفہ کے پیش کرنے کے علاوہ دنیا کے تمام مذاہب کے راستی پسند لوگوں سے کہتا ہوں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے ۔ قرآن کریم بھی ہر زمانہ میں پھل دیتا ہے ۔ اور اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں پر اللہ تعالیٰ اپنا تازہ الہام نازل کرتا اور ان کے ہاتھ پر اپنی قدرتوں کا اظہار کرتا رہتا ہے ۔ پس کیوں نہ علمی غور وفکر کے علاوہ اس مشاہدہ کے ذریعہ صداقت معلوم کر لی جائے ۔"

" اگر مسیحی پوپ یا اپنے آرچ بشپوں کو اس بات پر آمادہ کریں کہ وہ میرے مقابل پر اپنے پر نازل ہونے والے تازہ کلام پیش کریں جو خدا تعالیٰ کی قدرت اور علم غیب پر مشتمل ہو تو دنیا کو سچائی معلوم کرنے میں کس قدر سہولت ہو جائے گی ۔ وہ پوپ اور پادری جو مسیح کی صلح کل پالیسی کو ترک کر کے عیسائی فضا کو صلیبی جنگوں پر اکساتے رہے ہیں کیا وہ آج اس روحانی جنگ کے لئے اپنے آپ کو پیش نہیں کر سکتے ؟ کاش وہ اس کے لئے تیار ہوں ۔ یا ان کے اتباع انہیں اس کے لئے آمادہ کریں تو دنیا ایک لمبے روحانی مرض سے جلد نجات حاصل کر سکے اور خدا تعالیٰ کا جلال اور اس کی قدرت خارق عادت طور پر ظاہر ہو کر لوگوں کے ایمان اور روحانیت کی اصلاح کا موجب ہوں ۔"

اگر یہ چیلنج اب تک آپ کو نہیں پہنچا تو آج میں اس چٹھی کے ذریعہ آپ کو پہنچاتا ہوں ۔ اور میں بڑے شوق اور دلچسپی سے اس انتظار میں رہوں گا کہ آپ اس چیلنج اور کسی مذہب کی سچائی کو پرکھنے کے اس معقول ترین طریق بلکہ خود انجیل ہی کے بیان کردہ معیار کے بارے میں کیا فرماتے اور کیا جوابی کارروائی کرتے ہیں ۔ آپ کو بخوبی علم ہے کہ ایسے امور میں خود خدا کو جج بنانے کے سوا اور اس سے بہتر صورت کوئی نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر سچے اور عالمگیر مذہب کا منبع بلاشبہ خود خدا ہی ہوتا ہے پس ایک ایسے سچے مذہب کے رہنماؤں اور لیڈروں کے لئے جس کی بنیاد الہام الٰہی اور خدا سے براہ راست تعلقات کی بنا پر ہو یہ ایک نہایت نادر موقعہ ہے ۔ جس سے کہ وہ اپنے مذہب کی صداقت ومعقولیت اور زندہ ہونا باآسانی ثابت کر سکتے ہیں ۔

(باقی صفحہ ۶ پر)

درخواست دعا

عزیزان مرزا عبدالقدیر صاحب و چوہدری محمود احمد صاحب کا محکمانہ ترقی کا معاملہ زیر غور ہے احباب سے ان دونوں کی ترقی کیلئے درخواست دعا ہے ۔ مرزا احمد حسین چٹھی مسیح ربوہ

چندہ اعلان وصیت میں اضافہ

جب سے جماعت احمدیہ میں نظام وصیت کا سلسلہ شروع ہوا ہے اسی وقت سے دو ابتدائی چندوں کا ادا کرنا بوقت تحریر وصیت موصی کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ ایک تو "چندہ شرط اول" ہے جو معین نہیں ہے مگر فی زمانہ ایک روپیہ سے کم نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن صاحب استطاعت اس مد میں جتنا زیادہ دینا چاہیں دے سکتے ہیں بلکہ انہیں اپنی استطاعت کے مطابق زیادہ دینا چاہیئے۔

دوسرا لازمی چندہ "اعلان وصیت" کے لئے ہے۔ یہ چندہ اس وقت دو اخباروں میں وصیت کی اشاعت کی غرض سے چار روپے آٹھ آنے ہر وصیت کے ساتھ لیا جاتا ہے مگر اب کتابت وطباعت اور کاغذ اتنا گراں ہو گیا ہے کہ ایک وصیت کی دو اخباروں میں اشاعت کے لئے چار روپے آٹھ آنے بالکل غیر مکتفی ثابت ہو رہے ہیں۔ اور بعض رسائل اس اجرت پر وصایا چھاپنے کو تیار نہیں۔ اس لئے مجلس کارپرداز نے اپنے فیصلہ مؤرخہ ۱۳ میں اعلان وصیت کا چندہ بجائے چار روپے آٹھ آنے کے پانچ روپے آٹھ آنے مقرر کر دیا ہے۔ یعنی فی وصیت ایک روپیہ کا اضافہ کر دیا ہے۔ لہٰذا وصیت کرنے والے احباب اور سیکرٹری صاحبان مال (جن کے پاس ایسے چندے مرکز میں بھجوانے کے لئے جمع ہوتے ہیں) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہر نئی وصیت کے ساتھ اعلان وصیت کے لئے پانچ روپے آٹھ آنے۔ اور شرط اول کی مد میں حسب استطاعت موصی جو کم سے کم ایک روپیہ ہو بھجوایا کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

تقرر امیر علاقہ، امیر ضلع و نائب امراء مقامی

مندرجہ ذیل امراء ۳۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں۔

(ناظر اعلیٰ)

نام	عہدہ	نام جماعت
مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ	امیر علاقہ	جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور
مکرم میاں عطاء الحق صاحب ایڈووکیٹ	امیر ضلع	جماعت ہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی
مکرم میاں محمود احمد صاحب	نائب امیر مقامی	جماعت احمدیہ راولپنڈی نمبر ۱
مکرم چوہدری عبدالغنی صاحب رشدی	״ ״	״ ״ نمبر ۲

قابل فروخت اراضی

ایک کنال اراضی محلہ دار النصر شرقی ربوہ قطعہ ۱۸/۱۵ قابل فروخت ہے۔ اراضی با موقعہ ہے خواہشمند احباب قیمت کے بارہ میں بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت ناظم جائیداد سے رجوع کریں۔

(ناظم جائیداد۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ گ ب بریانوالہ ضلع لائلپور کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ چک ۲۹۵ گ ب بریانوالہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور کا تربیتی جلسہ ۲۳، ۲۴ جون سنہ ۱۹۶۰ء بروز جمعرات و جمعہ ہوا۔ پہلے دن مورخہ ۲۳/۶ بروز جمعرات بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت چوہدری عنایت الحق صاحب جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم و نظم سے شروع ہوئی۔ پہلی تقریر سید اعجاز احمد شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور اسوہ حسنہ پر کی۔ بعد ازاں سید احمد علی شاہ صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرمائی۔ آخری تقریر گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں فرمائی۔ یہ اجلاس ۹ بجے شب سے شروع ہو کر ۱۲ بجے شب ختم ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۲۴/۶ بروز جمعۃ المبارک زیر صدارت مکرم شیخ نور محمد صاحب اجلاس ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب۔ مکرم سید احمد علی شاہ صاحب و گیانی واحد حسین صاحب نے تقاریر فرمائیں۔ اور یہ اجلاس آٹھ بجے صبح شروع ہو کر گیارہ بجے دن ختم ہوا۔ بفضلہ خدا جلسہ کے دونوں دنوں کے اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوئے۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ وجانہ۔ چک ۲۸۷ گ ب۔ چک ۵۸/۳ گ ب کی جماعتوں کے احباب بھی شامل ہوئے قیام وطعام کا انتظام جماعت چک ۲۹۵ گ ب بریانوالہ نے کیا۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔

(عنایت الحق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ)

درخواستہائے دعا

(۱) آجکل میں مختلف پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دور فرمائے (ثابت علی شاہ ثابت۔ فائدآباد ضلع سرگودھا)

(۲) عاجزہ ایک ماہ سے بیمار ہے اور بہت پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ بھائی بہنوں سے درخواست دعا ہے کہ میری پریشانیوں کو اللہ تعالیٰ دور فرمائے اور صحت عطا کرے۔

(سعیدہ اختر صدر لجنہ اماء اللہ قلعہ صوبہ سنگھ)

حج کی توفیق

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے لڑکے عزیزم محمد مبارک احمد صاحب و بہو عزیزہ نصیرہ نزہت کو اس سال حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ حج قبول فرمائے اور ہر دو کو اپنے فضل وکرم سے دینی ودنیاوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین

(میر محمد ابراہیم ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر پسرور (سیالکوٹ))

دعائے مغفرت

میری اہلیہ محترمہ بشیر بیگم صاحبہ ۲۶ کو اچانک بیمار ہو گئیں اور زبان بند ہو گئی۔ حالت نازک دیکھ کر فوراً ہسپتال پہنچایا گیا۔ ہر ممکن طبی امداد دی گئی۔ مگر دماغ کی کوئی نس پھٹ جانے سے خون ناک اور منہ سے بہنے لگا۔ سارا دن بیہوش رہنے کے بعد ۷ بجے شام ۳۷ سال کی عمر میں جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ شریف احمد صاحب طارق ٹرانسپورٹ کے پرخلوص تعاون سے ایک ٹرک کا بندوبست ہوا۔ نعش رات کو ربوہ لائی گئی۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ اپنے پیچھے پانچ کم سن بچے چھوڑ گئی ہیں۔ تین لڑکے اور دو لڑکیاں۔ احباب سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں کہ مولا کریم مرحومہ کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ بچوں کا حافظ وناصر ہو۔ اور پسماندگان کو صدمہ کے برداشت کی طاقت دے۔

احمد حسین باجوہ گروپ انسپکٹر S-T-E ریلوے لاہور

سیکرٹریان مال متوجہ ہوں

بجٹ فارم بابت سنہ ۶۱-۱۹۶۰ء شروع ماہ اپریل میں تمام جماعتوں کو بھجوائے جا چکے ہیں بعض جماعتوں کی طرف سے یہ فارم بعد تکمیل نظارت ہذا میں واپس موصول ہو رہے ہیں۔

جن عہدیداروں نے تا حال بجٹ تشخیص کروا کر فارم ارسال مرکز نہیں کئے ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد فارم پر کر کے نظارت بیت المال میں بھجوا دیں نیز جیسا کہ بجٹ فارموں کے ہمراہ ارسال کردہ مطبوعہ چٹھی میں تحریر ہے یہ فارم ہر لحاظ سے مکمل کر کے بھجوائے جائیں۔ اور احباب کی صحیح آمدنیاں درج کی جائیں۔ اور کسی احمدی کا نام بجٹ میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے (۲)

(۳) اگر یہ فارم کسی جماعت میں نہ پہنچے ہوں تو متعلقہ عہدیدار نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں تا انہیں دوبارہ بجٹ فارم بھجوائے جا سکیں

(ناظر بیت المال ربوہ)

ڈاکٹر بلی گراہم کے نام کھلی چٹھی

(بقیہ صفحہ ۵)

معذرت اور مخلصانہ اپیل

آخر پر جہاں میں یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے سب سامعین اور اتباع پر رحم کرے اور اپنی ہدایت اور رہنمائی سے نوازے۔ وہاں میں یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر اس چٹھی میں خاکسار نے کوئی بات ایسے رنگ میں بیان کی ہے جو آپ کو پسند نہ آئے۔ یا تکلیف کا موجب ہو تو میں صدق دل سے معذرت خواہ ہوں۔

آپ یقین کریں یا نہ کریں لیکن حقیقت یہ ہے اور میرا خدا اس امر پر شاہد ہے کہ اس چٹھی کا لفظ لفظ نہایت نیک نیتی اور آپ سے سچی ہمدردی اور آپ پر اسلام کی سچائی اور حقانیت واضح کرنے کی سچی خواہش کے پیش نظر لکھا گیا ہے۔ اور اپنے دل میں آپ کے لئے انہیں نیک جذبات کی بناء پر میں نے اس چٹھی میں آپ سے اللہ تعالیٰ جو کہ ہم سب کا خالق و مالک اور رہنما ہے کے نام کا واسطہ دے کر مخلصانہ اپیل کی ہے۔ کہ آپ میری اس درخواست اور اس کے ساتھ پیش کردہ اسلامی لٹریچر کا حق اور سچائی کو کریدکر قبول کرنے کی نیت سے مطالعہ کریں۔

امید ہے کہ آپ وقتِ فرصت ضرور اس چٹھی کا جواب اور اپنی رائے سے مطلع فرمائیں گے اور ہماری آخری دعا یہ ہے۔ کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین

خاکسار آپ کا خیر اندیش

محمد صدیق امرتسری امیر و مشنری انچارج احمدیہ مسلم مشن لائبیریا۔

افسوس ڈاکٹر بلی گراہم صاحب نے آج تک اس چٹھی کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ چٹھی کی وصولی کی عام رسید بھیجنے کا اخلاقی فرض بھی ادا نہیں کیا۔

۲۵ جنوری کو ان کی لائبیریا سے اچانک روانگی کے وقت میں بھی اتفاقاً قصر جمہوریت کے قریب ہی پوسٹ آفس میں موجود تھا۔ میں نے ان سے اسی وقت وہاں پہنچ کر پوچھا کہ میری چٹھی اور مذہب اسلام پر ہمارا لٹریچر جو آپ کو پیش کیا گیا تھا۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جس پر آپ نے صرف اتنا کہا کہ جو کام تم افریقہ میں کر رہے ہو کاش مجھے بھی تمہاری طرح بطور مشنری یہاں باقاعدہ یہ کام کرنے کی توفیق ملے مجھے تم پر رشک آتا ہے۔ ہاں آپ کی چٹھی پڑھنے کی فرصت ابھی نہیں ملی [illegible]

حکومت مغربی پاکستان نے آٹے کے نئے ایکس مل نرخ مقرر کر دیئے

کھلے بازار میں گندم کی خرید کے متعلق صوبائی حکومت کے احکام

راولپنڈی ۵ جولائی۔ حکومت مغربی پاکستان نے کھلے بازار حکومت کے ذخیروں سے گندم خریدنے اور رولر ملوں سے گندم کی پسائی کو باقاعدہ بنانے اور ملوں پر آٹے کی کم از کم قیمتیں مقرر کرنے کی ہدایات جاری کر دی ہیں۔ اس سلسلہ میں سرکاری گزٹ میں مارشل لاء کے ضابطہ ۲۲ کے تحت ایک اعلان بھی شائع کیا گیا ہے جس کے مطابق اس سلسلے کے پہلے تمام احکام منسوخ قرار دیئے گئے ہیں نئے حکم پر نئے مالی سال سے عمل شروع کیا گیا ہے۔

اس حکم کے مطابق مغربی پاکستان کی ساری رولر فلور ملیں چوبیس گھنٹے میں جتنی گندم پیس سکتی ہیں زیادہ سے زیادہ اس کے پینتیس فی صد حصے کی گندم کھلے بازار سے خریدیں گی اور کوئی فلور مل کسی حالت میں بھی گندم کا اتنا ذخیرہ نہیں کرے گی۔ جو اس کی تین ماہ کی ضرورت سے زیادہ ہو۔

فلور ملوں کو یہ ہدایت بھی کی گئی ہے کہ بازار سے خریدی ہوئی پاکستانی گندم اور حکومت کے ذخیروں سے خریدی ہوئی گندم کو علی الترتیب پچیس فی صد اور پچہتر فی صد کے تناسب سے پیسیں۔

خیرپور۔ حیدرآباد اور کوئٹہ ڈویژنوں میں واقع فلور ملیں پاکستانی گندم صرف خیرپور حیدرآباد، کوئٹہ اور قلات ڈویژن سے خریدنے کی مجاز ہیں۔ مغربی پاکستان کے دوسرے مقامات میں واقع فلور ملوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ خیرپور۔ حیدرآباد۔ کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے سوا باقی ماندہ علاقوں سے پاکستانی گندم خریدیں۔ صوبے کے مختلف مقامات میں آٹے کی کم از کم ایکس مل قیمتیں حسب ذیل ہوں گی۔

حیدرآباد۔ خیرپور۔ ملتان۔ لائل پور، منٹگمری اور سرگودھا کے اضلاع میں واقع رولر فلور ملوں پر سولہ روپے چھ آنے فی من۔ بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔

(۲) سکھر، لاہور، گجرات، گوجرانوالہ، اور سیالکوٹ کے اضلاع کی رولر فلور ملوں پر سولہ روپے سات آنے فی من۔ بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔

(۳) ضلع راولپنڈی میں واقع رولر فلور ملوں پر سولہ روپے آٹھ آنے۔ بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔

(۴) پشاور اور کوئٹہ کے اضلاع میں واقع رولر فلور ملوں پر سولہ روپے نو آنے فی من بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔

جو رولر فلور ملیں کھلے بازار سے پاکستانی گندم نہیں خرید سکتیں وہ حکومت کے ذخیروں سے سولہ روپے فی من کے حساب سے گندم خرید سکیں گی۔ بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔ وہ سولہ روپے چھ آنے فی من کے ایکس مل نرخ پر آٹا فروخت کریں گی بوری کی قیمت اس میں شامل ہوگی۔

جہاز میں پڑھ دوں گا۔ اس کے بعد آج تک خاموشی ہے۔ جس کا مطلب ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔

برطانیہ میں بے روزگاری

لندن ۵ جولائی وزارتِ محنت نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳ جون تک برطانیہ میں ۳۰۵،۴۴ افراد بے روزگار تھے اس کے ساتھ ہی ساتھ ۳۷۰،۰۰۰ آسامیاں خالی ہیں۔

تازہ ترین اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ بے روزگاروں کی یہ تعداد ۱۹۵۷ء کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ وزارتِ محنت لوگوں کو روزگار دلانے کی کوشش کر رہی ہے۔

صدر ایوب سعودی عرب جائیں گے

مکہ معظمہ ۵ جولائی سعودی عرب کے ریڈیو نے کل رات یہ اعلان کیا کہ پاکستان کے صدر ایوب، سعودی عرب کے چار روزہ سرکاری دورہ پر آئیں گے۔ توقع ہے کہ شاہ سعود کی دعوت پر صدر ایوب یکم نومبر کو سعودی عرب پہنچیں گے۔

سورج کی طاقت سے چلنے والی موٹر

واشنگٹن ۵ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ایک امریکی سائنسدان نے سورج کی طاقت سے چلنے والی ایک موٹر گاڑی ایجاد کی ہے۔ اس موٹر کی چھت میں دس ہزار سے زائد طاقت کے سیل لگے ہوئے ہیں۔ جو سورج کی روشنی کو قوت میں منتقل کرتے ہیں یہ موٹر بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی ہے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ یہ موٹر بہت جلد لندن میں نمائش کے لئے پیش کر دی جائے گی۔

کشتیاں الٹنے سے سات ہلاک

کٹک (بھارت) ۵ جولائی۔ کل دو کشتیاں دریا میں الٹ جانے سے سات عورتیں ڈوب کر ہلاک ہو گئیں۔ پولیس کے بیان کے مطابق دونوں کشتیاں اکٹھی باندھی ہوئی تھیں کہ ہوا کے ایک زبردست ریلے کی زد میں آ کر دریا میں غرق ہو گئیں۔

پنجابی صوبہ تحریک کے سلسلے میں ایک سو بچے گرفتار

دلی اور مشرقی پنجاب میں ہزاروں گرفتاریاں ہو چکی ہیں

نئی دہلی ۵ جولائی۔ پنجابی صوبے کی حمایت میں کل ایک سو کے قریب بچوں نے جلسوں جلوسوں پر پابندی کو توڑتے ہوئے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا۔ سولہ سال سے کم عمر کے بچوں کا یہ جلوس سکھوں کی پرانی عبادت گاہ گوردوارہ سیس گنج سے نکلا۔ ان سب کو بھارتی پولیس نے گرفتار کر لیا۔

پنجابی صوبے کی حمایت میں نو عمر لڑکوں کا یہ دوسرا جتھہ ہے جس نے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کیا ہے۔ پنجابی صوبے کی ایجی ٹیشن سکھوں کی تنظیم اکالی دل نے کوئی ایک ماہ سے شروع کر رکھی ہے اور اس سلسلے میں اب تک چار ہزار سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں۔ جن میں بچے اور عورتیں بھی شامل ہیں۔ اکالیوں نے اعلان کر رکھا ہے کہ وہ اس وقت تک اپنی ایجی ٹیشن جاری رکھیں گے۔ جب تک پنجابی بولنے والوں کا الگ صوبہ قائم کرنے کا مطالبہ منظور نہیں کر لیا جاتا۔

اکالی ایجی ٹیشن مشرقی پنجاب سے شروع ہوئی اور ۱۲ جون کو دہلی [illegible] مورچہ لگانے کا اعلان کیا گیا۔ بھارت سرکار کی طرف سے پوری ناکہ بندی اور احتیاطی تدابیر کے باوجود ۱۲ جون کو سکھوں نے دہلی میں زبردست جلوس نکالا اور گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا۔ اب دہلی ایجی ٹیشن کا مرکز ہے اور پنجاب کے علاوہ بھارت کے دوسرے حصوں سے بھی سکھ آ کر اپنے مطالبہ کی حمایت میں جتھے نکالتے اور گرفتاری کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اس وقت اکالی جماعت کے تمام قابل ذکر رہنما اور کارکن جیلوں میں ہیں۔ بہت سے رہنماؤں کی جائیدادیں اور اثاثے بھی بھارتی حکومت ضبط کر چکی ہے مگر اکالیوں کی ایجی ٹیشن

[illegible]

میٹرک میں کامیاب ہونے والے طلباء

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
محمد اختر	۳۱۲	تھرڈ
محمد نصیر احمد خان	۴۶۸	سیکنڈ
محمد افضل	۴۲۰	تھرڈ
منصور احمد سندھی	۳۵۲	تھرڈ
محمد اسلم چوہدری	۶۹۴	فرسٹ
مقصود احمد	۵۷۳	سیکنڈ
نصیر احمد طاہر	۷۳۶	فرسٹ
عارف عبداللہ	۶۶۵	″
منیر الحق	۶۱۴	″
خورشید حیات	۵۲۸	سیکنڈ
نذیر حسین نعیم	۴۸۰	″
نیاز احمد	۴۶۹	″
محمد ادریس	۴۷۹	″
محمد غوث	۴۶۲	″
نور محمد	۴۲۹	تھرڈ
خالد محمود	۵۶۶	سیکنڈ
داؤد احمد چوہدری	۵۸۹	″
منظور مستجاب احمد	۵۵۸	″
عبدالحمید	۵۸۰	″
غفور احمد	۵۸۴	″
منظور احمد	۵۸۰	″
عبدالحلیم	۵۰۸	″
فضل الرحمن طاہر	۳۵۷	تھرڈ
نیاز احمد مسعود	۵۳۸	سیکنڈ
محمد اکرام اظہر	۵۴۳	″
مجید احمد ریحان	۴۳۷	تھرڈ
احسان الرحمن	۵۴۱	سیکنڈ
بشارت الرحمن ظفر	۵۷۶	″
نعیم الرحمن طارق	۴۰۸	تھرڈ
کرامت نور	۵۷۰	سیکنڈ
بشارت احمد بشر	۴۳۷	تھرڈ
اسلم بیگ	۴۵۹	سیکنڈ
محمد رفیق اسد	۵۴۰	″
مبارک احمد سلیم	۳۴۲	تھرڈ
سعید احمد ناصر	۵۰۸	سیکنڈ
محمد سلیم صابر	۶۹۲	فرسٹ
منور احمد سلیم	۵۳۷	سیکنڈ
منیر احمد	۷۱۹	فرسٹ
تنویر احمد باجوہ	۶۸۰	″
محمد افضل بشر	۷۸۲	″
عبدالسلام ارشد	۷۷۸	″
سید محمد جمیل لطیف پاس (نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا)		
ناصر احمد	۷۴۹	فرسٹ
شریف احمد اشرف	۶۴۳	″
محمد اسحٰق	۵۸۵	سیکنڈ
[illegible]	۵۶۵	″

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
مرتضیٰ احمد ملک	۷۸۱	فرسٹ
کمال الدین	۶۶۰	″
مجیب اللہ خان	۵۵۸	سیکنڈ
مبارک احمد ظفر	۶۵۴	فرسٹ
کریم احمد طاہر	۷۱۰	″
بشیر احمد	۶۸۵	″
سعید احمد اختر	۵۷۹	سیکنڈ
جعفر احمد	۵۹۶	″
حامد احمد	۵۴۴	″
محمد اقبال	۵۷۸	″
غلام احمد	۵۲۷	″
محمد یعقوب خان	۳۷۷	تھرڈ
عبدالشکور جاوید	۳۶۷	″
موسیٰ اسمٰعیل	۳۷۸	″
محمد شعیب اسمٰعیل	۵۰۱	سیکنڈ
عبدالمنان بھٹی	۳۹۷	تھرڈ
امین احمد ملک	۵۲۶	سیکنڈ
بدر منیر احمد	۵۶۳	″
لطف الرحمن ناز	۵۲۰	″
محمد مستقیم	۴۷۴	″
بشیر محمد عادل	۳۱۷	تھرڈ
حمید احمد	۴۶۵	سیکنڈ
محمد خشاء شاد	۳۳۲	تھرڈ
ریاض حسین ملک	۶۲۵	فرسٹ
محمد یعقوب باجوہ	۵۳۵	سیکنڈ
محمد ہاشم اسد	۵۴۷	″
محمد جمیل احمد	۵۳۹	″
نعیم احمد خان رضوان	۴۹۹	″
حامد محمود	۶۴۰	فرسٹ
عبدالشکور اظہر	۳۷۲	تھرڈ
رائے عبدالحفیظ خان بھٹی	۴۷۱	″
اشفاق احمد	۵۶۷	سیکنڈ
شریف احمد سندھی	۳۴۷	تھرڈ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
محمد نواز	۵۶۴	سیکنڈ
خالد رشید خان	۵۵۳	″
مسعود احمد	۵۷۳	″
ناصر احمد حجہ	۵۸۴	″
سردار سیف الرحمن قیصرانی (ابن سردار میر محمد خان صاحب قیصرانی)	۷۸۸	فرسٹ
محمد منیر	۶۱۵	″
محمود اللہ رشید	۳۳۲	تھرڈ
منظور احمد	۳۸۹	″
محمد سلیم حامی	۴۳۳	″
نصیر احمد منیر	۴۸۴	سیکنڈ
داؤد احمد	۴۳۳	تھرڈ

نام	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
محمد اسلم ڈوگر	۵۸۷	سیکنڈ
نصیر احمد ناصر	۶۱۲	فرسٹ
شہباز احمد	۴۸۰	سیکنڈ
عبدالرشید شاہد	۶۰۰	فرسٹ
نصیر احمد باجوہ	۴۷۸	سیکنڈ
عبدالرحمن	۵۲۴	″
نصیر احمد اعجاز	۳۴۰	تھرڈ
بشیر محمد طاہر	۵۴۵	سیکنڈ
محمد رفیق ضیاء	۴۵۰	″
غلام محمد	۵۱۶	″
محمد لطیف	۳۴۸	تھرڈ

شیخوپورہ کا طالب علم اقدس علی ۸۶۳ نمبر لیکر میٹرک کے امتحان میں اوّل رہا

لڑکیوں میں منٹگمری کی پرائیویٹ سٹوڈنٹ زریں درانی نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے

لاہور ۶ جولائی۔ بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے زیر اہتمام دیے امسال منعقد ہونے والے میٹریکولیشن کے نتیجہ کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس امتحان میں سابق پنجاب اور مغربی پاکستان کے بعض دوسرے علاقوں کے ۷۵۰۶ امیدواروں نے شرکت کی۔ جن میں سے ۴۰۰۹۹ امیدوار کامیاب قرار دیئے گئے اور گویا کامیابی کا تناسب ۵۶.۸ فیصد رہا۔

گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ کا ایک طالب علم مسٹر اقدس علی کاظمی (رول نمبر ۷۰۲۰۴) اوّل رہا۔ اس نے ایک ہزار میں سے ۸۶۳ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اس امتحان میں شریک ہونے والی لڑکیوں میں سے ضلع منٹگمری کی ایک پرائیویٹ طالبہ زریں درانی (رول نمبر ۱۶۱۱۳) طالبات میں اوّل آئیں۔ انہوں نے مجموعی طور پر ۸۱۶ نمبر حاصل کئے ہیں۔ سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کی جانب سے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ جن لڑکوں نے اس امتحان میں ۷۷۰ یا اس سے زائد نمبر حاصل کئے ہیں انہیں وظیفہ دیا جائے گا۔ اور طالبات میں سے ۶۷۰ یا اس سے زائد نمبر حاصل کرنے والی لڑکیاں وظیفہ حاصل کرنے کی مستحق ہونگی۔

حضرت اقدس کی صحت کیلئے صدقہ

حضرت اقدس کی خرابی صحت کی اطلاع موصول ہوتے ہی محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ میں اجتماعی طور پر صدقہ کی تحریک کی گئی اور صدقہ کی رقم (مبلغ ۳۰۴ روپے) فضل عمر ہسپتال ربوہ میں نادار مریضوں پر خرچ کرنے کے لئے بھجوا دی گئی۔ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد شفیع زبشہروی

صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ